مولانا محمد عیسیٰ منصوری (لندن)

مسلمان ممالک کی مفاہمت، وقت کی اہم ضرورت

جب سے اس دھرتی پہ انسان کا وجود ہوا ہے یہاں خیر اور شر کی رزم آرائی و جنگ مسلسل جاری ہے۔ ہر دور میں خیر کا راستہ آسمانی وحی کی اتباع کا اور شر کا راستہ خواہشات و شہوات کے پیچھے دوڑنے کا رہا ہے۔ خُدا کے آخری پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ نے آج سے تقریباً چودہ (۱۴) سو سال پہلے دنیا میں خیر کو شر پر غالب کر دیا تھا اور پوری انسانیت کو اس کے خالق کا آخری پیغام پہنچا دیا تھا جو پوری انسانیت کی بقاء و خوشحالی، امن و سلامتی، ہمہ گیر یکجہتی اور ہر نوع کی دنیوی و دینی ترقیات و فلاح کا ضامن تھا۔ اس پیغام کی بنیاد ایک خالق کی عظمت و اطاعت اور تمام انسانوں کی مساوات اور حقوق کی ادائیگی پر تھی ربع صدی کے نہایت مختصر اس دور کی معمور دنیا (ایشیا، افریقہ و یورپ) کے بڑے حصہ پر اس آخری پیغام کی حامل قوم غالب و حاوی ہو کر سترھویں صدی عیسوی تک دنیا میں عالمی قوت بن کر فائق و سربلند رہی۔ اس پورے عرصہ میں وہ مخصوص نسل جو اپنے کرتوتوں کے سبب خدا کی بارگاہ سے مردود ہوئی تھی جسے تمام آسمانی کتابوں (تورات بائبل اور قرآن) نے مسلسل جرائم و نافرمانی، خدا اور رسولؑ سے مقابلہ اور خدا کے ہزار ہا پیغمبروں کو ستانے اور قتل کرنے کی وجہ سے ''حزبُ الشیطان'' یعنی شیطان کی پارٹی قرار دیا ہے جن کی بنیادی خصلت قرآن کی زبان میں حرام خوری (سود خوری) اقوام عالم کے درمیان شر و فتنہ انگیزی اور جاسوسی رہی ہے، جن کو تمام آسمانی کتب نے ملعون و مغضوب علیھم یعنی خدا کی رحمت سے دوری اور خدا کے قہر و غضب کے مستحق ہونے کی مُہر ثبت کر دی۔ ہزار ہا سال سے یہ مخصوص نسل پرست ٹولہ برابر اپنی سازشوں میں مصروف رہا تاکہ پوری انسانیت کو اپنا ہمہ جہتی غلام بنا کر ان پر اپنے خونی پنجے گاڑ دے۔ قرونِ وسطیٰ میں اس ٹولے کی سازش اور اُکسانے پر ہی صلیبی جنگیں برپا ہوئیں۔ اس ٹولے نے اُنیسویں صدی عیسوی تک مغرب کی مسیحی اقوام کو لیا اور مغرب سے مذہب کو ختم کر کے مغربی اقوام کو نیشنل ازم کے نام پر ٹکڑے ٹکڑے کر کے انہیں کے مختلف طبقات باہم ٹکرا کر اپنے شکنجہ میں جکڑ لیا۔ مغربی اقوام پر اس طرح تسلط حاصل کر لیا کہ مغرب کے سیاستدان، صنعت کار، تاجر، کاشتکار مزدور، اہلِ قلم، اسکالر اور دانشور سب صیہونی مقاصد کے لئے کام کرنے والے مزدور اور چاکر بن کر رہ گئے۔ پھر مغربی اقوام کے کندھوں پر سوار ہو کر بیسویں صدی میں اقوام عالم کو نظریاتی و فکری اقتصادی معاشی تمدنی معاشرتی طور پر اپنا اسیر بنا لیا اس وقت پوری دنیا کی اقوام مغربی اقوام کے واسطے سے درحقیقت نسل پرست صیہونیوں کے منحوس جال میں پھنس چکی ہیں اور بے بسی کے ساتھ ان کی اطاعت پر مجبور ہیں۔

ملت اسلامیہ، جن کا باہمی تعلق و رشتہ خون کے رشتے سے زیادہ مضبوط تھا جن کے نزدیک رنگ و نسل و طبقاتی فرق و امتیاز کی کوئی حیثیت نہیں تھی۔ گزشتہ صدیوں میں انہیں مغرب نے مختلف نظریاتی و فکری انتشار میں مبتلا کر کے خدا کی آخری وحی

سے دور کر دیا۔ یاد رہے گزشتہ تین صدیوں میں مغرب میں جتنی فکری ونظریاتی تحریکیں اٹھیں وہ سب صیہونی نسل پرستوں کی منصوبہ بندی کے تحت اٹھیں اور مغرب کے اکثر مفکر نسلاً یہودی تھے۔ ان سب کا مشترکہ مقصد آسمانی وحی (مذہب) سے کاٹ کر خواہشات وشہوات کی راہ پر ڈالنا تھا پہلے نیشنل ازم (وطنیت) کے نام پر ملت اسلامیہ کے پچاسوں ٹکڑے کیے پھر ان میں نظریاتی وطبقاتی جنگ تیز کر کے ایک ہی ملک کے مختلف طبقات کو باہم لڑایا اور ہر طبقہ میں اپنے فکری تمدنی وسیاسی غلبہ کے ہمنوا افراد کو مسلط کیا پھر ان کے ذریعہ پورے عالمِ اسلام کو ایک ایسی مردہ لاش میں تبدیل کرایا کہ جس طرح چاہیں یہودی اور اُن کے غلام (مغربی اقوام) نوچ کھسوٹ کریں اور وہ اُف نہ کر سکیں۔ اس شیطانی پارٹی نے پوری منصوبہ بندی کر لی ہے کہ مستقبل میں کبھی مسلمان اور مسیحی ان کی ہمہ گیر غلامی کے چنگل سے نہ نکلنے پائیں۔ خاص طور پر ملت اسلامیہ باہم متحد ومتفق نہ ہونے پائے۔ اس وقت ملت اسلامیہ کیلئے سب سے بڑا چیلنج یہی ''حزبُ الشیطان'' (یہودیوں) کا ہمہ جہتی غلبہ وتسلط ہے جو ملت اسلامیہ کے تمام مسائل ومشکلات ذلت وخواری کی جڑ وبنیاد ہے۔ اگر اب بھی اس شیطانی ٹولے سے بچ نکلنے کی منصوبہ بندی نہ کی گئی تو آنے والی نسلیں ان کی بدترین غلامی کے دلدل میں مزید دھنستی چلی جائیں گی اور دنیا سے خیر اور آسمانی وحی کی برکات معدوم ہو کر مکمل طور پر خواہشات کی شیطانی حکمرانی قائم ہو جائے گی۔ ملت اسلامیہ گزشتہ دو صدیوں میں اپنی ناسمجھی اور بے دانشی کے سبب مغرب کی ذہنی، تمدنی، تعلیمی اور معاشرتی اقتدار کر کے جانکنی کی حالت کو پہنچ گئی۔

اس انسانیت ومذہب دشمن ٹولے نے پوری دنیا کو باکسنگ کا گراؤنڈ بنا کر رکھ دیا ہے جس طرح باکسنگ کے کھیل میں غالب آنے والا باکسر پچھڑ جانے والے باکسر کو دوبارہ اٹھنے نہیں دیتا، جب بھی وہ ہوش میں آنے یا اٹھنے کی کوشش کرتا ہے تو غالب باکسر اس کے سر پر گھونسہ رسید کر کے دوبارہ سلا دیتا ہے اب ہارنے والے باکسر کی سمجھداری یہ ہے کہ اپنی زندگی سے ہاتھ دھونے یا مزید ہڈیاں تڑوانے کی بجائے وقتی طور پر اپنی شکست تسلیم کر کے اگلے راؤنڈ کے لئے تیاری کرے۔ اس وقت دنیا کے گراؤنڈ پر کوئی مسلم ملک اپنے قدموں پر کھڑے ہونے کی کوشش کرے گا اسے اس طرح ٹھکانے لگا دیا جائیگا جیسے شاہ فیصل شہید، جنرل ضیاء الحق، یا ماضی قریب میں صدام حسین اور مہاتیر محمد کا حشر کیا جا چکا ہے۔ اس لئے ملت اسلامیہ کے لئے اپنی تقدیر بدلنے یا دنیا پر غالب شیطانی ٹولے سے چھٹکارا حاصل کرنے کا ایک ہی راستہ ہے وہ ہے خاموشی وصبر اور حکمت ودانشمندی کے ساتھ طویل جدوجہد، جس کے بنیادی نکات مندرجہ ذیل ہو سکتے ہیں۔

۱۔ مسلم ممالک میں میل جول تبادلۂ خیالات کے ذریعے باہمی مفاہمت ایک دوسرے کو سمجھنے اور ایک دوسرے کے قریب آنے کی طرح ڈالیں۔

۲۔ تمام ممالک اپنی سائنسی، صنعتی، علمی، ٹیکنالوجی پسماندگی دور کرنے کیلئے مل جل کر تعلیمی، ٹیکنالوجی اور سائنسی ادارے اور ریسرچ گاہیں قائم کریں۔

۳۔ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے اپنے جگر گوشوں اور بہترین صلاحیت رکھنے والے نوجوانوں کو مغربی یونیورسٹیوں اور

اداروں میں اسلام دشمن نظریات معاشرت وکلچر کے حوالے کرنے کی بجائے مسلم ممالک میں اعلیٰ تعلیم سائنسی وٹیکنالوجی ادارے قائم کیے جائیں، ہر مسلم ملک کی ایک شعبہ میں اعلیٰ ترین تعلیم وتربیت کی ذمہ داری قبول کرے، اس میں تمام مسلم ممالک کے علاوہ افریقہ وایشیا کی تیسری دنیا کی پسماندہ اقوام وممالک کو اپنے ساتھ شریک کرکے ان کی بھی کفالت کی جائے۔

۴۔ مسلم ملکوں کو غذائی اجناس میں خودکفیل بنانے کے لئے زراعت پر خصوصی توجہ دی جائے جس طرح اسرائیل نے جدید سائنسی ٹیکنالوجی استعمال کرکے اپنے صحرا کو گلشن بنا کر یورپ کے ممالک کو سبزیوں اور فروٹ سے بھر دیا ہے۔ بہت سے مسلم ممالک کے پاس وسیع زمینیں ہیں مگر وسائل نہیں اور بہت سے مسلم ممالک وسائل سے مالا مال ہیں زراعت میں باہمی تعاون واعانت کے ہر ممکن طریقے اختیار کیے جائیں۔

۵۔ مسلم ممالک زیادہ سے زیادہ باہمی تجارت کو فروغ دیں۔ اس وقت مسلم ملکوں کی نوّے فیصد زیادہ تجارت ان ملکوں کے ساتھ ہے جو اسلام اور ملتِ اسلامیہ کے دشمن ہیں جو چیز کسی مسلم ملک سے مل سکتی ہو اُسے ہر قیمت پر مسلم ملک ہی سے خریدیں۔ تجارت میں مسلم ممالک باہم ترجیحی بنیادوں پر رعایت کریں۔

۶۔ تمام مسلم ممالک مل کر اپنے ڈیفنس اور اسلحہ سازی کے لئے مربوط پروگرام وضع کریں مثلاً ہر مسلم ملک کی ایک چیز میں اعلیٰ سے اعلیٰ فنی مہارت حاصل کرنے اور اس کی صنعت ڈالنے پر پوری توجہ منعطف کرے۔ کوئی مسلم ملک ٹینک سازی، کوئی توپ سازی، کوئی لڑاکا طیاروں کی تیاری، کوئی میزائل سازی، کوئی خلائی سیاروں کی تیاری کوئی نیوی اور میزائل بردار کشتیوں کی تیاری اور کوئی بڑا اسلحہ اور کوئی چھوٹا اسلحہ سازی کی فنی مہارت حاصل کرنے اور صنعت ڈالنے پر اپنی توانائی صرف کرے۔ یہ اسلحہ سازی اور فنی مہارت کا حصول نہ صرف ۶۴ ممالک کے لئے ہو بلکہ افریقہ وایشیا کے پس ماندہ ملکوں اور قوموں کو سہارا دیکر انہیں مغرب کے ظالم شکنجہ سے نکلنے میں مدد دی جائے۔

۷۔ آج کا دور ذرائع ابلاغ کا دور ہے۔ روس کو شکست امریکی اسلحہ نے نہیں بلکہ سیٹلائٹ نے دی ہے جدید کمیونی کیشن ورابطہ کے لئے کمپیوٹر، انٹرنیٹ اور سٹلائٹ کی اعلیٰ فنی تعلیم ان چیزوں کی تیاری میں مل جل کر منصوبہ بندی کی جائے۔ مسلم ممالک میں نہ ٹیلنٹ کی کمی ہے نہ وسائل کی۔

۸۔ دنیا میں معدنیات، پٹرول، سونا، ربڑ، پیتل، تانبہ، لوہا حتیٰ کہ یورینیم کے ستر فیصد سے زیادہ ذخائر عالم اسلام کے پاس ہیں۔ دنیا کی ترقی یافتہ اقوام ہم سے کچا مال کوڑیوں کے دام خرید کر پھر انہیں سونے کے دام کر کے لوٹاتی رہی ہیں، معدنیات کے نکالنے اور ان کی تیاری کا انتظام اپنے ہی ملکوں میں ہونا چاہیے۔

۹۔ مسلم دنیا کے مختلف طبقات، سائنسدان، جدید علوم وٹیکنالوجی کے ماہرین، اسکالر صحافی ودانشور، صنعتکار وسیاستدان مذہبی علماء ومفکرین کے میل جول وتبادلۂ خیالات کے لئے زیادہ سے زیادہ مجالس کانفرنس، سیمینار اور پروگرام رکھے جائیں تاکہ ملت اسلامیہ کے مختلف طبقات باہمی علمی وفکری استفادہ کرنے کے ساتھ ساتھ دلی طور پر ایک دوسرے کے قریب آ سکیں۔

۱۰۔ یہود اور ان کے آلہ کار مغرب کے اسلام دشمن ممالک کی فکری یلغار، الحادی فلسفوں تہذیبی حربوں اور سازشوں کے توڑ کے

لئے دنیوی اور دینی علوم کے ماہرین پر مشتمل ہر مسلم ملک میں کمیٹی قائم کی جائے اور سال میں کم از کم دو مرتبہ مسلم ممالک کے علماء و مفکرین اور دانشوروں کو اعدائے اسلام کی علمی و فکری یلغار و سازشوں پر غور و خوض کے لئے مجتمع کیا جائے۔

۱۱۔ ہر مسلم ملک میں جدید ترین ذرائع ابلاغ کے ذریعہ دشمن کی طرف سے آنے والے گمراہ کن علمی و فکری سیلابوں نشریاتی اداروں، پرنٹ و الیکٹرونک میڈیا اور ان کے نام نہاد دانشوروں، اسکالرز پر کڑی نظر رکھی جائے۔ ان کی پھیلائی ہوئی گمراہیوں اور زہریلے افکار و کلچر کا مؤثر جواب فراہم کیا جائے۔

۱۲۔ نئی نسل کو ذہنی و فکری گمراہیوں، بے راہ روی، خواہشات و شہوت پرستی اور تخریبی امور سے بچانے کے لئے اسلام کی بنیادی، اعلیٰ، آفاقی و تعمیری تعلیمات سے واقفیت کیلئے عصری درسگاہوں میں ابتداء ہی سے انتظامات کیے جائیں تا کہ نئی نسل بے راہ رو نہ ہونے پائے اور اسلام دشمن تحریکیں اور عناصر انہیں شکار نہ کر سکیں۔

۱۳۔ قرآن اور اسلام نے پوری انسانیت کی بہبود و بھلائی اور دنیا و آخرت کی فلاح کے لئے جو تعلیمات، پیغام، ہدایات اور پروگرام دیا ہے جدید ترین ذرائع ابلاغ کے ذریعہ انہیں دنیا کے ہر انسان تک پہنچانے کی سعی کی جائے۔

۱۴۔ دشمنان اسلام کا اصل ہتھیار اور طاقت لذت و شہوت پرستی و بے حیائی کی گندی معاشرت فیشن و تعیش پسندی کا مغربی کلچر ہے جو خدا فراموش اور آخرت سے غفلت کا کلچر ہے اس کے مقابلہ کے لئے ملت اسلامیہ کے ہر فرد کو سادگی، جفاکشی، کی مجاہدانہ زندگی کا عادی بنایا جائے۔

یہ سارے کام نہایت خاموشی و استقامت سے " جسے آج کل کی اصطلاح میں " ڈپلومیسی ٹریک ٹو" کہا جاتا ہے، کیے جائیں۔ جس طریقہ کار کو اپنا کر امریکہ، فلسطین و کشمیر کے مسئلہ پر اپنے ناپاک مقصد کی طرف آگے بڑھ رہا ہے نہ کبھی اس امور پر بیانات و اعلانات ہوں، نہ پریس و میڈیا میں کوئی چیز آنے پائے۔ بظاہر دشمنان اسلام یہود و امریکہ ہی کی پالیسی پر گامزن دکھائی دیں اور بظاہر آپس میں اسی طرح دوری و بیزاری اور یہود و نصاریٰ سے قربت و ارزداری کی روش قائم رکھی جائے اور مسلم ممالک آپس میں روٹھے ہوئے اور لڑتے بھڑتے نظر آئیں، طویل عرصہ تک خاموش و صبر آزما طرز پر جدوجہد کرنا ہوگی، دشمن کو اس کی خبر اس وقت ہو جب کم از کم اتنا کام اور اتنی پیش رفت ہو چکی ہو کہ وہ اسے تباہ نہ کر سکے۔ اس حقیقت پر کڑی نظر رکھنا ہوگی کہ ہر مسلم ملک میں این جی اوز کے نام سے دشمنانِ اسلام و یہودی، امریکہ و یورپ کے بیشمار افراد و تنظیمیں کام کر رہی ہیں جو فلاحی کاموں اور رفاہِ عامہ و خدمت خلق کے کاموں کے پردے میں درحقیقت مغربی آقاؤں کے ایجنٹ و جاسوس اور ان کے ناپاک مقاصد کے لئے کوشاں ہیں۔ اس ناسور کنبہ پر کڑی نظر رکھی جائے۔ تمام مسلم ممالک اور ان کے سربراہوں کو یہ بات خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ یہود و نصاریٰ اور کافر کبھی کسی مسلمان کے دوست و خیر خواہ نہیں ہو سکتے۔ اس پر پوری تاریخ شاہد ہے۔ اس وقت بھی فلسطین، بوسنیا، چیچنیا اور کشمیر میں پورا عالم کفر مسلمانوں کے مقابلہ پر جس طرح ملت واحدہ بنا ہوا ہے یہ منظر حقائق سمجھانے کیلئے بہت کافی ہے۔